Date: Mock Exam Day:

Islamic Studies

سوال نمبر 3

اسلام کا نظام انصاف :-

اسلامی نظام کا مرکزی موضوع عدل و انصاف کا قیام ہے انسان کی زندگی کا مقصد اور اسلامی ریاست کے قیام کا مقصد عدل و انصاف قائم کرنا ہے ریاست میں فرد کی حفاظت ایک لازمی امر ہے اور یہ قانون کے تحت ہی ہو سکتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ سورۃ النحل (90)

"بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل اور احسان کا"

اسلام کا نظام انصاف دو چیزوں پر مشتمل ہے

1. اسلام کا عدالتی نظام
2. سماجی عدل و انصاف

اسلام کا عدالتی نظام

اسلام تین طرح کی عدالتوں کا تصور دیتا ہے

1. مظالم کورٹس 2. قاضی کورٹس 3. احتساب عدالتیں

مظالم کورٹس :-

حضور اکرمؐ اپنی حیات مقدسہ میں مسلمانوں کے نزاعی معاملات کا فیصلہ خود فرمایا کرتے تھے۔ آپؐ نے مظالم کورٹس قائم کیں۔ جن میں مظلوم کو موقع پر انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔

Teacher Feedback

Date:........ Day:........

2. قاضی کورٹس:-

جب حضرت عمرؓ نے اسلامی مملکت کا نظام سنبھالا تو آپ نے محکمہ قضا کو انتظامیہ سے علیحدہ کر دیا تاکہ قاضی کسی سیاسی دباؤ کے بغیر لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق عدل و انصاف سے کر سکے۔ چنانچہ آپ نے تمام اضلاع میں قاضی کورٹس قائم کیں۔ جن میں قاضی کی تقرری ان کی اہلیت کی بنیاد پر کی گئی۔ ان میں حدوداللہ میں رہ کر مقدمات پر فیصلہ کیا جاتا جیسے چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا، قتل پر قصاص دینے کا قیام وغیرہ

3۔ احتساب عدالتیں:-

حضرت عثمانؓ کے دور میں بھی عدلیہ کا وہی نظام قائم رہا جو حضرت عمرؓ کے عہد میں قائم ہوا تھا۔ آپ کے دور میں سرکاری ملازمین کا احتساب کرنے کے لیے احتساب عدالتیں بنائی گئیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح انجام دے سکیں۔

شریعت بطور قانون:-

کسی بھی ریاست کا نظام چلانے کے لیے قانون بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی نظام عدالت میں شریعت کو قانون کے طور پر نافذ کیا گیا۔ تمام عدالتی فیصلوں میں شریعت سے رہنمائی لی جاتی اور قرآن و سنت کو مدنظر رکھا جاتا۔

گواہی کا نظام:-

اسلام نے عدالتی نظام میں گواہی کا نظام

Marks........ Percent........% Grade........

Date:........................ Day:........................

متعارف کروایا اسلام میں گواہی کے لیے تزکیۃ الشہود
کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کہ گواہ کا باکردار ہونا
ضروری ہے۔

سورۃ النساء (135) میں ہے "اے ایمان
والو انصاف کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور خدا کے لیے
سچی گواہی دو چاہے یہ تمہارے اپنے خلاف
تمہارے والدین کے خلاف ہو یا تمہارے رشتہ داروں
کے خلاف ہو"۔

اللہ تعالیٰ **سورۃ المائدہ (5)** میں ارشاد
فرماتے ہیں:
"تم کسی بھی قوم کی دشمنی میں اس حد تک نہ بڑھ جاؤ کہ
انصاف نہ کر سکو"

اسلام کے عدالتی نظام میں جج کی اہلیت:

اسلام کے عدالتی نظام میں جج کی
تقرری کے لیے اس کا ان خصوصیات کا اہل
ہونا ضروری ہے

* مسلمان ہو۔
* فقہائے اسلام کے نزدیک قاضی/جج کا بالغ ہونا
ضروری ہے
* ہوش و حواس میں ہو۔
* باکردار ہو
* قرآن و سنت کا عالم ہو۔
* اجتہاد اور قیاس کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
* غیر جانبدار ہو۔
* فوری فیصلہ کر سکے۔

Teacher Feedback ____________________

Date:__________ Day:__________

اسلامی ریاست کا قانون چونکہ قرآن و سنت پر انحصار کرتا ہے لہذا قاضی کو معاملات سمجھنے کے لیے قرآن و سنت کا عالم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ تنازعات کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں کر سکے وہ عاقل ہو تاکہ معاملات کو پرکھ کر ان کا فیصلہ کرے قاضی کا پابند شریعت ہونا، متقی اور پرہیز گار ہونا، بہترین اخلاق رکھنا، منصف مزاج، بڑا عالم معاملہ فہم، غیر جانبدار، دور اندیش اور تعصب سے پاک ہونا ضروری ہے تاکہ وہ عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کر سکے

اسلام کے عدالتی نظام کی خصوصیات:-

1- قانون کی حکمرانی:-

اسلام کے عدالتی نظام میں قانون کی نظر میں امیر غریب، مسلمان، مشرک، کالا، گورا، عربی عجمی سب برابر ہیں کوئی بھی جرم کر کے اس کی سزا سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ مثال کے طور پر جب قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی تو آپؐ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ قانون سب کے لیے ایک جیسا ہے

2- غیر جانبدارانہ اور تعصب سے پاک عدلیہ:-

کسی کے ساتھ دشمنی یا عناد یا تعصب اس کے ساتھ انصاف میں آڑے نہیں آنا چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اے ایمان والو! انصاف کے لیے کسی قوم کی دشمنی کو آڑے نہ آنے دو"

Marks__________ Percent__________ % Grade__________

Date:........................ Day:........................

3. جھوٹی مقدمہ بازی کی مذمت:۔

نبی کریمؐ نے فرمایا۔

"جو کوئی مدعی ایسے حق کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کا نہیں وہ ہم میں سے نہیں اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے"۔

چنانچہ اسلامی عدالتی نظام ناجائز مقدمہ دائر کرنے کی مذمت کرتا ہے۔

4. غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت:۔

رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا۔

"غصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور قاضی پر اس کا الزام بھی لگ سکتا ہے"۔

غصہ انسانی عقل کا دشمن ہے اس لیے اسلام غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔

5. فیصلہ میں مشاورت:۔

ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ سے پوچھا اگر کوئی حکم قرآن میں اور آپؐ کی سنت میں نہیں ملتا تو پھر ایسے فیصلے کروں تو آپؐ نے مشاورت کا حکم دیا اور فرمایا:

"فقہا اور نیک لوگوں کے سامنے مقدمہ رکھنا اور جو متفقہ فیصلہ ہو اس کو اختیار کرنا اور کسی ایک کی رائے سے فیصلہ نہ کرنا"۔

6. رشوت کی ممانعت:۔

رشوت کی بنیاد پر اسلامی عدالتوں میں فیصلوں کو ممنوع قرار دیا گیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"۔

Teacher Feedback

Date:........ Day:........

7۔ شریعت بطور قانون:۔

اسلامی نظام میں شریعت کو قانون کا درجہ حاصل ہے تمام فیصلوں میں شریعت کو مد نظر رکھا جاتا۔

8۔ حقوق حدود اللہ کا قیام:۔

اسلامی عدالتی نظام میں تمام فیصلے اللہ تعالیٰ کی متعین کردہ حدود میں رہ کر کیے جاتے ہیں اور اللہ کی بتائی ہوئی حدود کے مطابق سزاوں کا تعین کیا جاتا۔ ایسا مجرم شخص جس کے متعلق قاضی یہ سمجھے کہ وہ سزا کو برداشت نہیں کر سکتا تخفیف کی گنجائش پیدا کی جا سکتی ہے

۹۔ گواہی کا معیار:۔

حضرت عمر رض نے ہر جگہ صاحبِ دیوان لوگوں کو مقرر فرمایا جو کہ ان رجسٹروں میں ہر شخص کے حالات، کردار، ذرائع آمدن کو خفیہ طریقے سے درج کرتے اور اگر وہاں سے کسی کی گواہی مطلوب ہوتی تو قاضی رجسٹر کی مدد سے دیکھ لیا جاتا کہ یہ شخص بطور گواہ قابلِ قبول ہے یا نہیں۔

۱۰۔ فوری انصاف کی فراہمی:۔

حضرت عمر رض نے فرمایا:

"انصاف فراہم کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو انسان اپنے دعویٰ سے دستبردار نہ ہو جائے"۔

اسلامی عدالتی نظام فوری انصاف کو یقینی بناتا ہے تاکہ معاشرے کا امن و سکون قائم رہے۔

Marks ...... Percent ...... % Grade ......

Date:........ Day:........

سماجی انصاف و عدل

انصاف عربی زبان کے لفظ "نصف"
سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں برابری کی بنیاد
پر فیصلہ کرنا۔ اور جس کا جتنا حق بنتا ہے اس کو
اتنا دے دینا عدل کہلاتا ہے

انفرادی زندگی میں عدل و انصاف:۔

اسلام دنیا اور آخرت دونوں
کو ساتھ لے کر چلنے کا درس دیتا ہے رہبانیت
کا مخالفت کرتا ہے۔ اس لیے انفرادی طور
پر انسان کو آخرت کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی
کو بھی دین کے احکامات کے مطابق بھرپور
طریقے سے گزارنے کا درس دیتا ہے

خاندانی زندگی میں عدل و انصاف:۔

اسلام درس نے ہر فرد کے حقوق
و فرائض مختص کیے ہیں۔ اس لیے خاندان کے
ہر فرد کو اس کا حق دیا جائے اور اس کے مطابق
برتاؤ کیا جائے

3. ~~خاندانی زندگی میں~~

3. ازواج میں عدل و انصاف:۔

اسلام ہر بیوی کو اس کے حق کے
مطابق نان و نفقہ دینے کا درس دیتا ہے
اور میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق و
فرائض ادا کرنے کا پابند بناتا ہے جو کہ عائلی
زندگی کی خوشحالی کی ضمانت ہے

Teacher Feedback ________

Date: Day:

۴۔ اولاد میں عدل و انصاف:۔

اسلام اولاد میں عدل و انصاف کا درس دیتا ہے۔ بیٹوں اور بیٹیوں میں جائیداد کی تقسیم پر عدل کرنا چاہیے۔ ان کی پرورش میں فرق روا نہ رکھا جائے۔ تعلیم اور باقی ضروریات زندگی برابری کی بنیاد پر فراہم کرنے کا درس دیتا ہے۔

5۔ رشتہ داروں میں عدل و انصاف:۔

اسلام رشتہ داروں میں عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ کسی غریب رشتہ دار کو نظر انداز کرنے کی ممانعت کرتا ہے۔

6۔ وسائل کی تقسیم میں عدل و انصاف:۔

ریاست میں امیر و غریب کے درمیان وسائل کی تقسیم میں بھی عدل و انصاف کو برتری دی جاتی ہے تاکہ ہر ایک کو اس کا حق ملے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔

7۔ قوموں کے درمیان عدل و انصاف:۔

اسلام قوموں کے درمیان عدل و انصاف کا درس دیتا ہے تاکہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔ سب کو برابری کی بنیاد پر حقوق دیتا ہے۔

<——>

Marks Percent % Grade

Date:............ Day:............

سوال نمبر 3

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک صاف کرنا یعنی مال و دولت کی پاکیزگی کا نام زکوٰۃ ہے۔ لفظ زکوٰۃ تزکیہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کے ہیں۔ شریعت میں زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو مال دار صاحب نصاب اپنے مال پر ایک سال گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے حقداروں کو دیتا ہے۔

زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے یہ 2 ہجری کو فرض ہوئی۔ زکوٰۃ وہ واحد عبادت ہے جسے ریاست کا حکمران طاقت سے بھی لے سکتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں کے خلاف بھی جہاد کیا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔

شرائط زکوٰۃ:۔

زکوٰۃ اس شخص پر فرض ہے جو کہ:

1۔ مسلمان ہو 2۔ عاقل ہو 3۔ بالغ ہو 4۔ آزاد ہو
5۔ صاحب استطاعت ہو۔

انکم ٹیکس ٹوٹل انکم پر جبکہ زکوٰۃ اضافی دولت پر واجب ہوتی ہے جو کہ گھریلو اخراجات، واجبات اور ضروریات پوری کرنے کے بعد بچتی ہے۔

نصاب زکوٰۃ:۔

1۔ دولت کا 2.5 فیصد سال میں ایک مرتبہ۔
2۔ قیمتی دھاتوں مثلاً سونا ساڑھے سات تولے،

Teacher Feedback ____________

Date: .... Day: ....

چاندی ساڑھے باون تولے سال میں ایک مرتبہ۔

3۔ مالِ تجارت:۔

مالِ تجارت پر 2.5 فیصد زکوٰۃ فرض ہے اور یہ سال میں ایک مرتبہ دی جاتی ہے۔

۴۔ زرعی پیداوار:۔

بارانی زمینوں کی فصل پر ۱۰ فیصد اور مصنوعی آب پاشی کی زمینوں کی فصل پر 5% ہے اور یہ ہر فصل پر واجب ہے۔

5۔ مالِ مویشی:۔

* 5 اونٹ پر ایک بکری زکوٰۃ
* ۳۰ گائے پر ۱ بچھڑا زکوٰۃ
* ۴۰ بکریاں ہوں تو ۱ بکری زکوٰۃ

6۔ ریاست:۔

معدنیات پر ۲۰% اور قومی دولت (خزانہ) پر 20%

مصارفِ زکوٰۃ:۔

سورۃ التوبہ آیت (۶۰) میں اللہ تعالیٰ نے 8 مصارفِ زکوٰۃ بیان کیے ہیں۔

۱۔ فقراء۔

تنگ دستی میں زندگی گزارنے والے۔

۲۔ مساکین یتیم:۔

ایسے لوگ جن کے پاس تن کی ضروریات کے لیے بھی کچھ نہ ہو۔

3۔ کارکنانِ زکوٰۃ:۔

جنہیں حکومت نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے متعین کیا ہے ان کے لیے عاملین کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

Date:........................ Day:........................

4- مؤلفۃ القلوب:

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اسلام کی حمایت کے لیے یا اسلام کی مخالفت روکنے کے لیے روپیہ دینے کی ضرورت پیش آئے اور ایسے لوگ مسلم جو اپنی قوم کو چھوڑ کر بے روزگار ہو۔

5- غلاموں کو آزاد کرانے:

غلام کو رہا کرانے کے لیے زکوٰۃ دینا

6- قرض دار:-

جس شخص پر اتنا قرض ہو کہ وہ اپنا قرض ادا نہ کر سکے یا قرض کے بعد اتنا نصاب نہ ہو کہ وہ بنیادی ضروریات پوری کر سکے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے

7- فی سبیل اللہ:-

دین حق کا علم بلند کرنے پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے

8- مسافر / ابن السبیل:-

ضرورت مند مسافر کو بھی زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے

ان کے علاوہ محمدؐ اور آل محمدؐ، مساجد، ہسپتالوں، والدین، اولاد پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کی جا سکتی۔

زکوٰۃ کے اثرات

1) سماجی اثرات:-

* انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود:-

زکوٰۃ کی بدولت لوگ انفرادی اور

Teacher Feedback ____________

اجتماعی طور پر منصوبوں اور مولاد پر اس قدر رقوم خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے معاشرے کی اصلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے زکوٰۃ کی رقم سے معذوروں، اپاہجوں، بیماروں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد ہوتی ہے۔

2۔ دولت کی گردش:۔

ہوا زکوٰۃ دینے سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی نہیں ہوتی دولت امیر اور غریب کے درمیان گردش کرتی رہتی ہے۔ اس طرح اسلام سرمایہ دارانہ نظام اور سود کو ختم کرتا ہے۔

3۔ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ:۔

زکوٰۃ دینے سے طبقات کا خاتمہ ہوتا ہے کیونکہ زکوٰۃ کی رقم سے غریب خوشحال ہو جاتا ہے۔ دولت کی گردش امیر غریب کی طبقاتی تقسیم کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

4۔ غربت کا خاتمہ:۔

زکوٰۃ دینے سے غریبوں کے حالات میں بہتری آتی ہے اور اس طرح غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

5۔ سرمایہ کاری میں اضافہ:۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعے پیدا کرنے والی کمی کو پورا کرنے کے لیے سرمایہ دار اپنی دولت کو کسی منافع بخش کاروبار میں لگاتے ہیں جس سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے اور غریب متوسط طبقے کو روزگار ملتا ہے۔ ذخیرہ اندوزی نہیں ہوتی اور توازن برقرار رہتا ہے۔

Date:.................. Day:..................

6۔ مہنگائی کو قابو کرتی ہے۔

7۔ جرائم میں کمی آتی ہے۔

روحانی اثرات:۔

* روح کو پاک کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ التکاثر میں فرماتے ہیں:

"مال و دولت کی حوس انسان کو اندھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ قبر میں پہنچا دیتی ہے۔"

* مادہ پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ دل سے مال کی محبت کو ختم کرتی ہے۔ حدیث نبویؐ ہے:

"میری امت کا سب سے بڑا فتنہ مال و دولت کی محبت ہے۔"

زکوٰۃ دینے سے قرب الٰہی کا حصول ہوتا ہے اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

اخلاقی اثرات:۔

* جرائم کے خلاف ڈھال کا کام کرتی ہے۔
* عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے۔
* تکبر کا خاتمہ ہوتا ہے۔
* انسانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

صدقہ

صدقہ بھی زکوٰۃ کی طرح ایک مالی عبادت ہے مگر یہ فرض نہیں ہے۔ صدقات دینے سے انسان مصیبتوں اور آفات سے بچ جاتا ہے۔

Teacher Feedback ....

Date: Day:

سوال نمبر 5

اجتہاد :-

اجتہاد عربی زبان کے لفظ "جہد" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کوشش کرنا۔ اصطلاح میں شریعت کی روح سے انفرادی طور پر ابھرنے والے مسائل کا حل تلاش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ اجتہاد کرنے والے کو مجتہد کہتے ہیں

اجتہاد کی بنیاد :-

اجماع کرنے کے لیے اجتہاد ضروری ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اجتہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر مقرر کیا تو فرمایا "معاذ تم لوگوں میں فیصلے کیسے کرو گے تو اس نے جواب دیا قرآن و سنت کے مطابق اپنی عقل سے اجتہاد کروں گا"

حضرت ابوبکرؓ کے دور میں اجتہاد :-

حضرت ابوبکرؓ کے دور میں جب لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تو آپ نے ان کے خلاف جہاد کیا۔

حضرت عمرؓ :-

آپؓ نے گھوڑوں پر زکوٰۃ عائد کر دی۔

Marks Percent % Grade

Date:.................. Day:..................

حضرت علیؓ :-

حضرت علی نے اپنے دورِ خلافت میں گھوڑوں پر زکوٰۃ ختم کر دی۔

حضرت امام حسینؓ :-

حضرت امام حسین نے یزید کے خلاف اجتہاد کیا اور کہا کہ یہ ظالم حکمران ہے میں اسے ووٹ نہیں دوں گا۔

مجتہد کی شرائط :-

اجتہاد ہر شخص کے لیے جائز نہیں۔ اجتہاد کرنے کے لیے ان مخصوص صلاحیتوں کا ہونا لازم ہے جو مجتہد کو اس قابل بنا دیں کہ وہ استخراجِ احکام اور استدلال کے کام کو کما حقہ انجام دے سکے۔ لہٰذا مجتہد کے لیے لازمی ہے کہ وہ مسلمان ہو، عاقل، بالغ، صائب الرائے، صاحبِ فراست، انصاف پسند، پاکیزہ اخلاق کا مالک ہو۔ احکام سمجھنے کی بصیرت رکھتا ہو یعنی دلائلِ شریعہ اور استنباطِ احکام کے طریقوں سے پوری طرح واقف ہو، اس کے ساتھ زبان پر عبور رکھتا ہو، تفسیرِ قرآن، اسبابِ نزول، راویوں کے حالات، جرح و تعدیل کے طریقوں اور ناسخ و منسوخ کی حقیقت سے پوری طرح واقف ہو۔

انفرادی سطح پر اجتہاد :-

شاہ ولی اللہ کہتے ہیں:

Teacher Feedback ____________

Day:
Date:

"جو شخص مجتہد کی شرائط پر پورا اترے وہ اجتہاد کر سکتا ہے"۔

اداروں کی سطح پر اجتہاد :۔

* جامعۃ الازہر مصر
* دار العلوم دیوبند
* تعلیم القرآن کراچی۔
* بیت الفہم القرآن۔

آج کے دور میں اجتہاد :۔

علامہ اقبال مسلمانوں کو اجتہاد کے راستے پر چلانا چاہتے تھے۔ ایک تو وہ ترقی کے طرز اجتہاد کی طرف توجہ دلاتے تھے اور دوسرا وہ پارلیمنٹ میں پڑھے لکھے دینی لوگوں کی شمولیت کے حامی تھے۔ تاکہ وہ لوگ جو قرآن و سنت پر عبور رکھتے ہوں وہ جب قانون سازی کے عمل میں شامل ہوں گے تو وہ اسلام کی بات کریں گے اس طرح آج کے دور میں بھی مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کریں گے۔ آج کے دور میں ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے اجتہاد کیا جا سکتا ہے اس سے معاشرے میں مسائل پر قابو پایا

Date: Day:

جا سکتا ہے۔ ٹیکنالوجی مسائل کو نئی جہتوں سے پرکھ کے حل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کا تحفظ بھی اجتہاد ہے۔ عورتوں کو ان کے جائز حقوق دینے سے معاشرے میں امن و سکون ہوگا۔

آج کے دور میں اجتہاد کے لیے باقاعدہ ادارے قائم ہیں جو انتشار کو ختم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور مسلم ممالک کے مسائل کے حل کیلئے ان سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

⟵⟶

سوال نمبر 8

اسلام میں احتساب :-

گڈ گورننس کے لیے اچھا اور معیاری نظام احتساب ضروری ہے اسلام نے دو طرح کے نظام احتساب کو اپنایا ہے۔ کہ انسان دنیا میں لوگوں کے سامنے بھی جوابدہ ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ

Date: Day:

کے سامنے بھی جوابدہ ہے۔ ترمذی
شریف میں ہے:

"مظلوم کی بددعا سے بچو اللہ اور اس
کے درمیان کوئی حجاب نہیں"۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا:
"تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور اس سے
اسکی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

اگر کوئی عامل ظلم ہوتا ہوا دیکھتا ہے
اور اس کو نہ روکتا ہے اور نہ روکنے کی کوشش
کرتا ہے تو وہ بھی ظالم ہوگا کیونکہ برائی کو بقدر
استطاعت روکنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہؐ
نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اس کو
ہاتھ سے روکے اگر اسکی استطاعت نہیں رکھتا
تو زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی استطاعت
نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان
کا کمزور ترین درجہ ہے"۔

احتساب نبی اکرمؐ کے دور میں:۔

نبی اکرمؐ سب سے پہلے محتسب
تھے۔ تجارت میں آپ نے بہت سی
اصلاحات کیں اور ان پر عمل بھی کروایا۔ تحقیق
کے لیے خود بازار تشریف لے جاتے آپ

Date: ________ Day: ________

عاملین کا بھی خود احتساب کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی صدقہ وصول کر کے لائے آپ نے اس کا جائزہ لیا تو اس نے کہا یہ مسلمانوں کا مال ہے اور مجھ کو ہدیہ ملا ہے آپ نے فرمایا گھر بیٹھے تم کو یہ ہدیہ کیوں نہ مل گیا اور اس کی ممانعت فرمائی۔

دور صدیقی میں احتساب:۔

حضرت ابوبکر حکام کے انتخاب میں بڑی احتیاط برتتے تھے اس لیے ان بزرگوں کا انتخاب کرتے جو درس گاہ رسالت کے تربیت یافتہ تھے۔ نئے حکام کا انتخاب اسی اصول پر کرتے اور انہیں نصیحتیں کرتے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں احتساب:۔

حضرت عمرؓ اس معاملے میں بڑی احتیاط برتتے تھے آپ کا یہ اصول تھا کہ عامل کا تقرر کے وقت اس کو ایک پروانہ دیتے جس پر اس کے اختیارات درج ہوتے تھے۔ جہاں وہ مقرر ہو کر جاتا وہاں یہ پروانہ مجمع عام میں پڑھ کر سناتا تاکہ وہ اپنی حدود سے آگے نہ بڑھتے پائے۔ ہر عہدہ دار سے عہد

Day:
Date:

کیا جاتا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا،
باریک کپڑے نہیں پہنے گا، چھنا ہوا آٹا نہیں
کھائے گا، دروازے پر دربان نہیں رکھے
گا، اور اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے گا۔
عمال کی روانگی کے وقت ان کے سامان کی فہرست
محفوظ کر دی جاتی۔ واپسی کے وقت جس کے
پاس اس فہرست سے زیادہ مال و اسباب
نکلتا اس سے باز پرس کی جاتی اور مال آدھا
ضبط کر کے بیت المال میں داخل کر دیا جاتا تھا۔
تمام عمال کو حج کے موقع پر حاضری
کا حکم تھا ان کی موجودگی میں اعلان کیا جاتا کہ
جس شخص کو جس عامل سے شکایت رہے
وہ پیش کرے اور ان کا شکایتوں کا تدارک
فرماتے اور مجمع میں عامل کو سزا دی جاتی۔
عیاض بن غنم رض عامل مصر کو بیش قیمت لباس
اور محل بنانے کی شکایت پر کمبل کا کرتا
پہنوا کر اس سے بکریاں چروائیں۔ جب سعد
بن ابی وقاص رض عامل کوفہ نے محل بنوایا
جس میں ڈیوڑھی تھی۔ حضرت عمر رض نے اس
ڈیوڑھی میں آگ لگوا دی۔ اس طرح
عمال کی اخلاقی نگہداشت کا بھی اہتمام کرتے۔

Date: Day:

عہدِ عثمانؓ میں عمال کا احتساب:۔

حضرت عثمان غنیؓ کو جب بھی کسی والی کے خلاف شکایت ملتی تو آپؓ فوراً اسے معزول کر دیتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیت المال کا قرض ادا نہ کرنے کے الزام میں معزول کر دیا۔ ولید کو شراب نوشی کے جرم میں عہدہ سے برطرف کر کے حد جاری کر دی۔ اسی طرح سعید بن العاصؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ کو رعایا کی شکایت پر علیحدہ کر دیا۔ حج کے موقع پر تمام عمال طلب کیے جاتے تھے اور اعلان عام ہوتا تھا کہ جس شخص کو کسی عہدے دار کے خلاف شکایت ہو اسے پیش کرے۔ چنانچہ آپؓ شکایتیں سن کر فوراً ان کا تدارک فرماتے۔

حضرت علیؓ کے دور میں احتساب:۔

عہدِ فاروقی کی طرح آپؓ کو عمال کی نگرانی میں بڑا اہتمام تھا۔ وقتاً فوقتاً ان کو قیام عدل اور رعایا کے ساتھ شفقت کے احکام بھیجتے رہتے تھے۔ ان کے اعمال و افعال کا احتساب فرماتے۔ ان کی حکومت میں غلط روی کا تدارک فرماتے تھے۔

Day:

Date:

محتسب کا احتساب:-

خلیفہ خود بھی احتساب سے بالاتر نہیں تھا وہ خود بھی عوام کے سامنے جوابدہ تھا۔ ایک دفعہ ایک مجمع میں حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے پاس اس لباس کو سلوانے کے لیے دوسری چادر کہاں سے آئی جبکہ سب کو ایک ایک چادر ملی تھی تو حضرت عمرؓ نے وضاحت کی کہ دوسری چادر میرے بیٹے نے مجھے دی ہے۔

احتساب کے طریقے:-

اس کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے جیسے حج کے موقع پر سرعام احتساب، عاملین کے اثاثہ جات کا حساب رکھنا، خفیہ تحقیقات کرنا اور ان کو خطوط کے ذریعے تنبیہہ کرنا۔ اسکے علاوہ احتساب عدالتیں بھی قائم کی گئیں۔

احتساب کے ذرائع:-

کبھی کڑی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا۔ رسول کریمؐ ان لوگوں سے منہ پھیر لیا کرتے تھے اور ناراضی کا اظہار فرماتے۔ کبھی عاملین کو عہدے سے معزول کر دیا جاتا اور کبھی سزا یا جرمانہ عائد کیا جاتا۔

Day: Date:

الغرض اسلام میں خود احتسابی کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی جواب دہ ہونا پڑتا اور ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر مقرر کیے گئے نگرانوں اور عمال سے اپنے حق کے بارے سوال کر سکے۔ اس طرح نظام حکومت خوش اسلوبی سے چلتا ہے اور لوگوں کو ان کے حق ملتے ہیں۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات:۔

اسلامی تہذیب ایک بامقصد فطری اور سادہ تہذیب ہے جو بنیادی ربانی پر مبنی ہے۔ یہ زندگی کا ایک مکمل اور منظم ضابطہ پیش کرتی ہے جو دین کی وحدت، اجتماعیت اور انفرادیت دونوں میں توازن کا مظاہرہ ہے یہ عدل و انصاف، مساوات، علم کے فروغ کا درس دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ تہذیب دوسری تہذیبوں سے منفرد ہے۔ اس کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱۔ عقیدہ توحید:۔

اس کی پہلی بنیاد عقیدہ توحید پر

Day:

Date:

ہے کہ تمام انبیاء کی تعلیمات کی بنیاد ہے
کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ
عیبوں سے پاک ہے اور ہر صفت کمال
سے مرتصل ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ سورۃ
الاخلاص میں ارشاد فرماتے ہیں:
ترجمہ "کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے
نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے
اور نہ اسکا کوئی ہمسر نہیں"۔

2. وحدتِ نسل انسانی:۔

اسلامی تہذیب وحدتِ انسانی
پر بھی زور دیتی ہے کہ تمام انسان اپنی پیدائش
اور نسل کے لحاظ سے ایک جان سے پیدا
کیے گئے ہیں۔ تمام انسان حضرت آدم علیہ
السلام کی اولاد ہیں۔ گویا ان کی ابتداء اور
انتہاء ایک جیسی ہے جو نسلی، جغرافیائی،
لسانی حدود کا خاتمہ کرتی ہے۔

3۔ رسالتِ محمدیؐ:۔

اسلامی تہذیب عقیدہ رسالت کا درس دیتی
ہے جو بنی نوع انسان کے اتحاد کا ضامن
ہے تمام کائنات کے لیے رحمت اور
آخری نبی حضرت محمدؐ ہیں۔

Date: ______ Day: ______

4۔ ایمان بالآخرت:۔

اسلامی تہذیب ایمان بالآخرت کا درس دیتی ہے کہ ایک دن یہ دنیا فنا ہو جائے گی پھر انسان دوبارہ زندہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے لیے سزا و جزا کے مستحق ہوں گے۔ اسلامی نظام کی بنیاد بھی احتساب اور جزا و سزا کے نظریے پر قائم ہے جو آخرت کے ذریعے انسان کے نفس میں ضمیر کو پیدا کرتی ہے جو نیکی اور بھلائی کا محرک بن جاتا ہے۔

5۔ علم و حکمت کا فروغ:۔

اسلامی تہذیب نے علم کی بنیاد پر جو ترقی کی ہے وہ کسی کا مقدر نہیں۔ مسلمانوں نے سائنس کی بنیاد رکھی۔ فلسفہ کو نئی بنیادوں پر استوار کیا اور ریاضی و جغرافیہ میں اپنا لوہا منوایا۔ علم کو خیر کثیر کہا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"جسے علم و حکمت دیا گیا اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی۔" (سورہ البقرہ 269)

حدیث نبوی ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

Day: ______
Date: ______

6) مساواتِ انسانی :-

اسلام نے بنی نوع انسان کو وحدت اور مساوات کا سبق دیا ہے تمام انسان بحیثیت برابر ہیں۔ قبائل محض تعارف کے لیے ہیں۔ خطبہ حجۃ الوداع اس مساوات کی مثال ہے ارشادِ ربانی ہے۔

"بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے" (حجرات : 13)

7) عالمگیر تہذیب :-

اسلامی تہذیب کے نظام کی بنیادیں توحید، مساوات اور اخوت پر ہیں جو اسے عالمگیر اور آفاقی بناتی ہیں یہ تہذیب ہر اس شخص کو اپنے دائرے میں لیتی ہے جو توحید، مساوات اور اخوت پر ایمان لائے۔ یہ عالمی عالمگیر ملت تشکیل دیتی ہے جس میں بلا امتیاز رنگ و نسل ہر انسان داخل ہو سکتا ہے۔ یہ کسی خاص ملک یا خطے تک محدود نہیں بلکہ ایک عالمگیر تہذیب ہے

8) جامعیت :-

اسلامی تہذیب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہمہ گیر اور جامع ہے

Date: ______ Day: ______

حیاتِ انسانی کا کوئی گوشہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا معاشرتی، سیاسی ہو یا اخلاقی دین سے خارج نہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

ترجمہ: "اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ" (البقرہ:208)

9) دین و دنیا کا بہترین امتزاج:-

اسلامی تمدن دین و دنیا کی یکجائی کا علمبردار ہے۔ انسان کو زندگی کا مقصد عبادات بتاتی ہے اور ساتھ ہی رہبانیت کی مزمت بھی کرتی ہے۔ اسلام زندگی کی مسرتوں کو ترک کرنے کا نام نہیں بلکہ ان کی تکمیل کا داعی ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

ترجمہ: "اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں۔"

10) سادگی:-

اسلام کی تعلیمات سادہ، عام فہم اور قابلِ عمل ہیں۔ اس کی رسوم و عبادات اس قدر سادہ ہیں کہ انہیں ہر شخص انجام دے سکتا ہے یہ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی کی تلقین کرتا ہے فضول خرچی، عیش و عشرت اور نمود و نمائش سے منع کرتا ہے۔

Date: ______ Day ______

11) عالمی امن کی ضامن:۔

اسلامی تہذیب عالمی امن کی ضامن ہے یہ بلا امتیاز رنگ، نسل، امیر، غریب، دوست، دشمن دنیا میں میں عدل و انصاف کے قیام کا درس دیتی ہے جو کہ عالمی امن کا ضامن ہے۔

12) ابدی اور دائمی:۔

اسلامی تہذیب کا خالق رب العالمین ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اس لیے اسلام کے اصول و ضوابط بھی دائمی اور ابدی ہیں اور معاشرے کی نت نئی بدلتی ہوتی ضروریات کے مطابق ہیں۔ یہ ایک طرف زندگی کی ابدی صداقتوں کو پیش کرتی ہے تو وہیں معاشرے میں فطری تغیرات بھی نظر آتے ہیں۔ لہذا اجتہاد کے ذریعے نت نئے مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔

13) شرفِ انسانی:۔

اسلامی تہذیب کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ یہ انسان کو عظمت اور شرافت کا مقام عطا کرتی ہے اس کے نزدیک پوری کائنات انسان کی خدمت کے لیے سرگرم عمل ہے وہ اشرف المخلوقات اور خلیفۃ اللہ ہے اور

Date: ____ Day: ____

اللہ کی مرضی کو اس دنیا میں نافذ کرنے والا ہے

۱۴) فطری تہذیب:-

یہ ایک فطری تہذیب ہے جو انسان کے تمام فطری تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔ رہبانیت کے خلاف ہے اور شادی کی ترغیب دیتی ہے کیونکہ نکاح ہی انسانی اخلاق کا محافظ ہے اور عائلی زندگی ہی تمدنی زندگی کی پہلی اینٹ ہے۔

الغرض اسلامی معاشرہ ہی اب انسانیت کو انسانی خصوصیات کو اور انسانی زندگی کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

⟷